Iḥyāʾal ʿulūm, Vol.:23, Issue: 02, July-Dec 2023
PP: 32-41

OPEN ACCESS
Iḥyā ʾal ʿulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok..com

کراچی کے دینی مدارس میں فتاویٰ عالمگیری کے استعمال کا تجزیاتی مطالعہ

An Analysis of the use of Fatawa Aalamgiri in Karachi Deeni Madaris

Dr. Muhammad Waqar
Lecturer Government Degree Boys College Baldia Town Karachi

Dr. Noman Naeem
President Jamia Binoria Al-Alamia SITE Karachi

Abstract

Fatawa-e-Aalamgiri (also known as Fatawa Hindiyya) is a book of Islamic Jurisprudence compiled at the insistence of the Mughal Emperor Aurangzeb (who was also known as Alamgir). This compilation is based on Hanfi School of Thought. In order to compile Fatawa-e-Aalamgiri, Aurangzeb gathered 500 experts in Islamic jurisprudence (Fiqh), 300 from the South Asia, 100 from Iraq and 100 from the Hejaz (Saudi Arabia). Their work over years, resulted in an Islamic code of law for South Asia, in late Mughal Era. It consists of legal code on personal, family, slaves, war, property, inter-religious relations, transaction, taxation, economic and other law for a range of possible situations and their juristic rulings by the Hanafi jurists of the time.The objective of this study is to provide information about Fatawa Aalamgiri as well as analyze the use of Fatawa Aalamgiri in Karachi Madaris. The researcher opted quantitative research in which he used descriptive method in this study. The target population of this study is "Ulama, Muftees and Fresh Muftees who are specializing in Islamic Jurisprudence. Total 100respondants have been selected from the population. The researcher used non-probability convenient sampling. Questionnaire is designed to conduct research and collect data

CC BY

which contains 12 questions and each question is measured with Likert scale. The researcher analyzed the data using percentage system. The researcher concluded this study that Fatawa Aalamgiri is an authentic book in Islamic Jurisprudence and it should be included in Madaris syllabus particularly in Specialization in Islamic Jurisprudence course which is offered to graduated Islamic scholars to become Mufti. This book should be taught to Mufti and Ulama as well as the methods chose by jurists and the sources of this book should be conveyed to them so that they can easily extract particular problem from book. Further study should be conducted on "the methods of Fatawa Aalamgiri as well as to be compared this book with other authentic book".

Keywords : *Fiqh, Fatawa, Aalamgiri, Hindiyya*

تعارف

فتاویٰ عالمگیری فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہے۔اسلامی ہند میں اس کی ترتیب و تالیف بہت بڑی علمی خدمت ہے جو ایک نیک دل اور صاحب علم حکمران کی سعی بلیغ سے اس بر صغیر کے فحول علماء اور نامور فقہاء کی ایک منظّم جماعت کے ہاتھوں انجام دی گئی۔اس میں عبادات اور معاملات دونوں پہلوؤں کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اور ہر مسئلے کے ہر گوشے کو کتب فقہ کے حوالوں سے منقح کیا گیا ہے۔ تشنگی کسی حصے میں بھی حتی الامکان باقی نہیں رہنے دی گئی۔فقہ حنفی میں اس کتاب کو بہت اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اس میں ان مسائل کا اہتمام زیادہ کیا گیا ہے جو فقہ حنفی کی رو سے راجح اور مفتیٰ بہ ہیں یا ظاہر الروایت کے ہیں، نیز دور حاضر کے مفتیان کرام اور فقہاء اس کتاب کے ذریعے جدید مسائل کا حل دریافت کرتے ہیں اور فتاویٰ جات میں اس کی عبارات نقل کرتے ہیں۔

اس مقالے کا عمومی مقصد فتاویٰ عالمگیری کے بارے میں وقت کے علماء وفقہاء اور مفتیان کرام کو آگہی فراہم کرنا ہے اور خصوصی مقصد کراچی کے دینی مدارس میں فتاویٰ عالمگیری کے استعمال اور رجحانات کی وضاحت کرنا ہے۔اس مقالے میں کراچی کے بڑے دیوبندی مکتبہ فکر کے دارالافتاؤں اور مدارس کا انتخاب کر کے تحقیق کی گئی ہے اور 100 علمائے کرام، مفتیان عظام اور زیر تعلیم مفتیان سے سوالنامہ کے ذریعے نتائج اخذ کیے گئے ہیں اور پھر ان نتائج کا تجزیہ شماریات کے اصول و قوانین کی مدد سے کیا گیا ہے۔اختتام پر مقالہ کے نتائج، سفارشات اور خلاصہ کلام بھی ذکر کیا گیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری کا تعارف

یہ فقہ کی معتمد ترین کتاب ہے، جو قدیم وجدید مسائل کا احاطہ کرتی ہے۔اسے بادشاہ وقت اورنگزیب عالمگیر کے حکم پر علماء کی ایک بڑی جماعت نے تالیف کیا ہے اور اس کی تدوین کا کام تخت نشینی کے چار سال بعد ایک شاہی فرمان کے ذریعہ ۱۰۷۳ھ بمطابق ۱۶۶۳ء میں شروع ہوا اور آٹھ سال میں یعنی ۱۰۸۱ھ کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔اسے "فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ ہندیہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اس کتاب کی ترتیب و تنظیم سابقہ کتب فقہ کے طرز پر رکھی گئی ہے۔اس میں فقہ کی مستند و معتمد کتب (جن کا تذکرہ آئندہ سطور میں کیا گیا ہے) کے مسائل کو مستنبط کیا گیا ہے اور انہی کی روشنی میں دور حاضر کے مسائل میں بھی تطبیق دی گئی ہے۔اس کتاب میں "فتاویٰ خانیہ المعروف فتاویٰ

قاضی خان" کا حاشیہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے کئی زبانوں میں تراجم ہوئے ہیں، جن کی تفصیل آئندہ ذکر کی جائے گی، نیز اس کے مختلف نسخہ جات بھی چھپ کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ مختلف نسخہ جات کی طباعت کے لحاظ سے اس کی کئی جلدیں بنتی ہیں۔ دور حاضر کے علماء وفقہاء اور مفتیان کرام مسائل پر آگہی کیلئے اس کتاب کی طرف مراجعت کرتے ہیں اور اپنے فتاویٰ میں اس کی عبارتیں نقل کرتے ہیں۔

یہ کتاب ہدایہ کے بعد فقہائے حنفیہ کے نزدیک مستند، معتبر اور جامع کتاب ہے جو نہایت ہی احتیاط اور سائنٹفک طریقہ پر ترتیب دی گئی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب کسی وقتی مصلحت یا محض ایک شخص کی خواہش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ فتاویٰ کی ترتیب وتدوین کا اصل محرک مسلمانوں کا یہ شدید احساس تھا کہ ان کے اجتماعی معاملات کا فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق ہو اور اسلامی قانون ملک میں جاری وساری ہو۔ ایسی کتاب کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی جو انفرادی فتاویٰ کے اختلافات کو دور کردے اور قانون کی بنیادی کتاب کی حیثیت سے پوری مملکت میں استعمال کی جاسکے، لیکن محض سیاسی وجوہات کی بناء پر اس قسم کی کتاب کی ترتیب کے مواقع نہیں مل سکے تھے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اورنگ زیب عالمگیرؒ کے دور اور اس سے پہلے کے دور کے سیاسی پس منظر کو بھی سامنے رکھیں، اس سے اندازہ ہوسکے گا کہ سیاسی حیثیت سے وہ کون سے تغیرات پیدا ہوگئے تھے، جو ایک ایسی جامع اور ہمہ گیر فقہ کی کتاب کے ترتیب دینے کا باعث بنے، جو اپنے دور ہی میں نہیں بلکہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے حکومت جانے سے قبل تک مسلمانوں کے معاملات کی اور پوری اسلامی مملکت ہند کی عدلیہ کی بنیادی کتاب تھی اور آج بھی اس کی روشنی میں علماء ومفتیان کرام مسائل کا حل بیان کرتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری کے نام اور وجہ تسمیہ

مذکورہ کتاب کے دو نام منقول ہیں: "فتاویٰ عالمگیریہ اور فتاویٰ ہندیہ"۔ عربی زبان میں یہ فتاویٰ ہندیہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ چونکہ اس وقت کے بادشاہ عالم گیر نے اپنے دور حکومت میں علماء کی ایک بڑی جماعت کو اس کی تصنیف وتالیف کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، لہٰذا انہی کے نام کی طرف کتاب کو منسوب کرتے ہوئے اسے "فتاویٰ عالمگیری" کہا جاتا ہے[1] اور ہندوستان میں یہ اسی نام سے مشہور ہے اور چونکہ اس فتاویٰ کی تالیف ہندوستان میں ہوئی ہے، اسی لحاظ سے اسے "فتاویٰ ہندیہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے[2] اور عرب ممالک، مصر، شام اور ترکی میں یہ "فتاویٰ ہندیہ" کے نام سے مشہور ہے۔[3]

مدت تالیف

فتاویٰ عالمگیری کی تصنیف وتالیف کے بارے میں کوئی یقینی مدت منقول نہیں ہے، البتہ اس کی ترتیب اس وقت شروع ہوئی جب اورنگزیب عالمگیر کو تخت ہند پر متمکن ہوئے دس سال کا عرصہ گزرچکا تھا اور وہ پچاس سال کی عمر کو پہنچ گیا تھا۔ فارسی کی کتاب "عالمگیر نامہ" کے مصنف منشی محمد کاظم بن محمد امین نے ایک عنوان قائم کرکے اس کی طرف اشارہ کیا ہے:

آغاز سال دہم والائے دولت عالم گیری   مطابق سنہ ہزار وہفتاد وہفت ہجری

لیکن فتاویٰ عالمگیری کی تالیف کا سلسلہ اسی سال ختم نہیں ہوگیا تھا۔ مؤلفین لکھتے ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب وتدوین پر دو سال کی مدت صرف ہوئی۔ اس لحاظ سے اس کی تالیف کا آغاز 1077ھ یا 1078ھ میں ہوا اور تکمیل اس کے دو سال بعد ہوئی۔[4]

فتاویٰ عالمگیری کے مرتبین

جب اورنگ زیب عالمگیر نے اس امر کا عزم کرلیا اور فقہ حنفی کی ایک جامع کتاب کی شدید ضرورت محسوس کی تو پہلے انہوں نے ملک کے مشہور علما و فقہا کو فرمان کے ذریعے شاہی دربار میں طلب کیا۔ گفتگو کے بعد اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کے لیے باقاعدہ کمیٹی تشکیل دی گئی، اسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا، اس علمی و تحقیقی کمیٹی کے صدر شیخ نظام برہان پوری ملا نظام صدر منتخب ہوئے اور ان کے ماتحت چار کبار علماء کی ایک کمیٹی بنائی اور ہر عالم کے ساتھ معاونت کے لیے دس دس علماء کو رکھا۔[5] ان چار بڑے علماء کے اِسماء درج ذیل

ہیں:

1) مولانا قاضی محمد حسین جون پوری

2) مولان علی اکبر اسعد اللہ خانی

3) مولانا شیخ حامد جون پوری

4) مفتی محمد اکرم لاہوری

کتاب بر صغیر میں علم فقہ کے مصنف لکھتے ہیں کہ میں نے نہایت محنت سے مختلف رسائل وجرائد اور کتابوں سے فتاویٰ عالمگیری کے مرتبین کا سوراغ لگانے کی کوشش کی تو اٹھائیس (28) حضرات کا علم ہو سکا۔ البتہ فتاویٰ کے فارسی اور اردو مترجم کو بھی ان میں شامل کیا جائے تو یہ تعداد اکتیس (31) تک پہنچتی ہے۔[6]

فتاویٰ عالمگیری کے مرتبین کے نام درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مرتبین	نمبر شمار	مرتبین
1	شیخ نظام برہان پوری	15	فصیح الدین جعفری پھلواروی
2	قاضی محمد حسین جون پوری	16	عبدالفتاح صدانی
3	سید جلال الدین مچھلی شہری	17	قاضی عصمت اللہ لکھنوی
4	شیخ وجیہ الدین گوپاموی	18	قاضی محمد دولت فتح پوری
5	محمد اکرم لاہوری	19	محمد سعید سہالوی
6	ملا حامد جون پوری	20	قاضی عبدالصمد جون پوری
7	شیخ رضی الدین بھاگلپوری	21	مفتی ابوالبرکات دہلوی
8	محمد جمیل صدیقی	22	قاضی سید عنایت اللہ
9	قاضی علی اکبر الہٰ آبادی	23	شاہ عبدالرحیم دہلوی
10	شیخ نظام الدین ثانی ٹھٹوی	24	شیخ محمد شفیع
11	شیخ ابوالخیر ٹھٹوی	25	شیخ وجیہ الرب
12	علامہ ابوالواعظ ہرگامی	26	سید محمد فائق
13	شیخ احمد بن ابو منصور گوپامی	27	ابوالفرح سید معدن
14	شیخ محمد غوث کاکوروی	28	قاضی القضاۃ غلام محمد

انداز تالیف واسلوب بیان

فتاویٰ عالمگیری کا اسلوب بیان اور انداز تالیف درج ذیل ہے:

- فتاویٰ عالمگیری میں عام کتب فقہ کے طرز پر کتاب الطہارۃ تا کتاب الفرائض کے مسائل پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے "کتاب" کا عنوان قائم کرتے ہیں، اس کے تحت ابواب کا ذکر کرتے ہیں، ہر باب کے تحت مختلف فصول قائم کر کے مسائل ذکر کرتے ہیں، مثلاً: کتاب الطہارۃ سات ابواب پر مشتمل ہے، جنھیں "الباب الاول"، "الباب الثانی"...الخ کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے

اور پھر اس کے تحت پانچ فصلیں ہیں، جنہیں "الفصل الاول"، "الفصل الثانی" وغیرہ سے معنون کیا گیا ہے یہی طریق کار تقریباً پوری کتاب میں ہے، سوائے چند جگہوں کے، مثلاً: "کتاب اللقیط، کتاب اللقطۃ، کتاب الاِباق" اور "کتاب المفقود" کے تحت باب کا عنوان نہیں، اسی طرح کتاب القاضی کے تحت ابواب تو ہیں، مگر ان کے نیچے فصل کا عنوان نہیں ہے۔

- فتاویٰ عالمگیری میں ہر نئے عنوان کے تحت اس کی تعریف و معنی بیان کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، مثلاً: "کتاب الصلاۃ" کی ابتدا میں نماز کی اہمیت، اس کا حکم، تارک صلاۃ کا حکم وغیرہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: و فیہ اثنان و عشرون بابا... الباب الاول فی المواقیت... الفصل الاول فی اوقات الصلاۃ... "کتاب الحوالہ " کے آغاز میں حوالہ کی تعریف، معنی وغیرہ ذکر کیے ہیں، اسی طرح "کتاب الشہادات" کے شروع میں شہادت کے معنی، تعریف اور ضروری تفصیلات کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن یہ التزام ہر جگہ نہیں، چند مقامات پر ہے۔
- یہ فتاویٰ فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی ترتیب پر ہے، فقہی جزئیات کی کثرت اور احاطہ کے اعتبار سے "المحیط البرھانی" اور "الفتاویٰ التاتارخانیہ" کے علاوہ شاید ہی کوئی کتاب اس کے مقابلہ میں رکھی جاسکے
- اس فتاویٰ میں بعض فقہی روایات و مسائل نہایت کمزور ہیں، خاص طور پر "کتاب الکراھیہ" میں، علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ فتاویٰ ہندیہ کا "باب الحضر والاباحۃ" ضعیف روایات سے بھرا ہوا ہے، اس کا ماخذ مولوی بدرالدین لاہوری کی کتاب "مطالب المؤمنین" ہے، یہ شخص قابل اعتماد نہیں ہے۔[7]

فتاویٰ عالمگیری کی فقہی واہمیت

یہ کتاب فقہ حنفی پر مشتمل ہے اور اس مسلک کی ایک ضخیم اور مفصل کتاب ہے۔ عالمگیر کے زمانہ کی ایک بڑی جماعت علماء وفقہاء نے اسے تنقیح وتہذیب کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ آج کے دور میں تمام دارالافتاؤں میں مفتیان کرام اپنے فتاویٰ میں اس کی عبارتوں کا حوالہ زیادہ پیش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسے فقہی اعتبار سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی اہمیت کی دو بڑی وجوہات درج ذیل ہیں[8]:

- اس میں جو مسائل بیان کیے گئے ہیں وہ یا تو فقہ حنفی کی رو سے راجح اور مفتی بہ ہیں یا ظاہر الروایت کے ہیں۔ (یعنی: فقہ حنفی کی ان چھ معروف کتابوں سے ماخوذ ہیں، جو امام محمدؒ کی تصنیفات ہیں، وہ ہیں: جامع الکبیر، جامع الصغیر، المبسوط، الزیادات، السیر الکبیر، السیر الصغیر)
- یہ فقہ کی تمام اہم اور قابل ذکر کتابوں کا نچوڑ ہے اور اس کے ماخذ و مراجع فقہ حنفیہ میں بڑی وقعت رکھتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری کے تراجم

فتاویٰ عالمگیری کی تکمیل عربی زبان میں ہوئی۔ اس کی تکمیل کے بعد اس کے دو زبانوں "فارسی اور اردو" میں ترجمہ کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

فتاویٰ عالمگیری کے فارسی تراجم:

فتاویٰ عالمگیری کے فارسی میں دو تراجم ہوئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1. بادشاہ اورنگزیب عالمگیر فتاویٰ عالمگیری کی اشاعت کے لیے بے حد کوشاں تھے اور اس چاہتے تھے کہ فقہ کا یہ وسیع ذخیرہ صرف عربی زبان تک محدود نہ رہے، بلکہ اس زمانے کے ہندوستان کی اصل زبان "فارسی" میں بھی اسے منتقل کیا جائے، چنانچہ اس کے لیے اس نے مشہور ترکی عالم "عبداللہ چلپی" کا انتخاب کیا۔ صاحب نزھۃ الخواطر اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں:

"علامہ عبداللہ رومی "چلپی" کی نسبت سے معروف تھے اور کبار علماء میں سے تھے۔ انہوں نے

اورنگزیب عالگیر کے حکم پر فتاویٰ عالمگیر کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ وہ عربی، ترکی اور فارسی زبانوں پر عبور رکھتے تھے اور ان کی مروجہ اصطلاحات سے پوری طرح واقف تھے۔ فقہ اور اصول فقہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔۔۔شاہ جہاں کے بعد جب اورنگزیب عالم گیر تخت نشین ہوئے تو اس نے ان کو اپنی نواز شہائے خصوصی اور عنایاتِ خسروانہ کے لیے مختص کر لیا اور فتاویٰ عالمگیر کے ترجمے پر مامور کیا۔ عبداللہ چلپی علوم وفنون میں نادرہ روزگار شخصیت تھے۔ حکمت وتصوف میں ماہر تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے متعدد تصنیفات اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔" (9)

2. فتاویٰ عالمگیری کے دوسرے فارسی مترجم قاضی القضاۃ نجم الدین علی کا کوروی ہیں۔ ان کا شمار ہندوستان کے مشہور علماء میں ہوتا تھا۔ آپ متعدد کتابوں کے مصنف رہے جن میں فتاویٰ عالمگیری کی کتاب "الجنایات" پر فارسی زبان میں ایک بسیط اور مفصل شرح ہے۔ عربی زبان میں ان سے بہت سے اشعار بھی منقول ہیں۔ قاضی نجم الدین کے بارے میں معارف (اعظم گڑھ) میں مندرجہ ذیل سطور لکھی گئی ہیں (10):

"فتاویٰ عالمگیری کے پہلے فارسی ترجمہ کے وجود کا جو عالمگیر کے زمانے میں کیا گیا تھا، ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ اس کے ایک حصہ "کتاب الجنایات" کا ایک دوسرا فارسی ترجمہ مع مختصر شرح کے موجود ہے، جسے مولانا نجم الدین ثاقب قاضی القضاۃ نے لارڈ سرجان شور کے مشورہ سے کیا تھا۔ ترجمہ کلکتہ اور لکھنو کے مطبعوں میں کئی بار چھپ بھی چکا ہے۔ لیکن اس کا کوئی مطبوعہ نسخہ نظر سے نہیں گزرا۔ اس کے قلمی نسخے کتب خانہ آصفیہ میں "ترجمہ فتاویٰ عالمگیری" اور خدا بخش خان لائبریری پٹنہ میں "کتاب الحدود والسرقہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ پٹنہ میں جو نسخہ ہے اس کے متعلق فہرست کے مرتب نے لکھا ہے کہ اس پر کتاب اور مصنف کا نام درج نہیں ہے۔ البتہ اس کی پشت پر کسی نے "کتاب الحدود" لکھ دیا ہے، لیکن مقابلہ سے یہ ترجمہ مولانا نجم الدین کے ترجمہ سے حرف بحرف مل جاتا ہے۔ اس لیے گمان ہوتا ہے کہ یہ وہی ترجمہ ہے۔"

فتاویٰ عالمگیری کے اردو تراجم:

فتاویٰ عالمگیری کا اردو ترجمہ جو قبول وتداول کے اعتبار سے اصل عربی کتاب اور اس کے فارسی ترجمے پر فوقیت لے گیا ہے۔ یہ ترجمہ مشہور عالم دین مولانا سید امیر علی ملیح آبادی مرحوم کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کی عظیم خصوصیت یہ ہے کہ شروع میں فاضل مترجم نے ایک مبسوط اور مفصل مقدمہ تحریر فرمایا ہے، جو نہایت محققانہ اور عالمانہ ہے۔ یہ ترجمہ مطبع نول کشور لکھنو کے مالک منشی نول کشور نے کرایا اور انہی نے سب سے پہلے شائع کیا۔ اس ترجمہ کے شروع میں ایک مفصل مقدمہ ہے جو بے شمار معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ مقدمے میں مصنف نے یہ واضح کیا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری میں جن کتب فتاویٰ سے مسائل فقہی بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے کون کون سے فتاویٰ علمی اور فقہی اعتبار سے ناقابل اعتماد ہیں۔ (11) پاکستان میں اس کا مطبوعہ نسخہ "مکتبہ رحمانیہ" سے چھپا ہوا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری کی خصوصیات

فتاویٰ عالمگیری اپنے اندر کچھ خصوصیات رکھتا ہے اور چند ایسے اوصاف کا حامل ہے جو فقہ کی دوسری کتابوں میں نہیں پائے جاتے، اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں (12):

- یہ صرف ایک شخص یا دو چار علماء کی علمی کوششوں کا نتیجہ نہیں، بلکہ یہ فقہائے حنفیہ کی ایک بڑی جماعت کی مساعئ جمیلہ سے معرض تصنیف میں آیا۔ عالمگیر نے جن علمائے کرام کو اس کی ترتیب وتالیف کیلئے منتخب کیا، وہ یہی نہیں کہ اس دور کے علمی

میدان میں اپنا حریف نہ رکھتے تھے، زہد و تقویٰ اور تدین و پارسائی میں بھی ان کا مقام بلند تھا۔انہوں نے کمال محنت اور بدرجہ غایت عرق ریزی سے یہ اہم فریضہ انجام دیا اور چونکہ یہ علمائے فقہ کی ایک پوری جماعت کی تگ ودَو وتازِ علمی کا نتیجہ ہے، اس لیے اس میں فقہی اعتبار سے غلطی کا امکان کم ہے۔ تاہم اس کے مندرجات سے اختلاف کی گنجائش بہر حال ہے۔

- اسلامی ہندوستان میں علم فقہ کی یہ پہلی مفصل و مبسوط کتاب ہے جو ایک دین دار بادشاہ کی ذاتی سعی و محنت سے لکھی گئی اور اس پر عمل کی دیواریں تعمیر کیں اور پھر یہ کتاب کئی بار کتابت وطباعت کی منزلوں سے گزری، فارسی اور اردو زبانوں میں اس کے ترجمے کیے گئے، تاکہ اس کے مضامین ومندرجات سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔
- اس میں فقط حصہ عبادات ہی کو اہمیت نہیں دی گئی، اس کا حصۂ معاملات بھی متعدد ضروری تفصیلات اور جزئیات پر مشتمل ہے اور اہم مسائل پر محیط ہے۔
- ہر مسئلے کے ماخذ کا حوالہ دیا گیا ہے اور اگر اصل کتاب سامنے نہیں ہے اور مسئلہ دوسری کتاب سے نقل کیا گیا ہے تو "ناقلاً عن فلان" کا لفظ لکھ کر اصل ماخذ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیریہ کے مراجع و مآخذ

فتاویٰ عالمگیری فقہ کی تمام اہم اور قابل ذکر کتابوں کا نچوڑ ہے اور اس کے مآخذ و مراجع فقہ حنفیّہ میں بڑی وقعت رکھتے ہیں۔ فتاویٰ کی تدوین کے وقت فقہ اسلامی اور اصول فقہ پر جتنی کتابیں بھی اس وقت تک تحریری شکل میں موجود تھیں ان تمام سے استفادہ کیا گیا۔ نیز قلمی مسوّدات اور فتاویٰ جات سے بھی راہنمائی لی گئی تاکہ فقہ پر اس وقت تک جو علمی کام ہوچکا ہے وہ نظر انداز نہ ہو سکے۔ فتاویٰ عالمگیریہ کے چند مشہور و معروف مراجع و مآخذ کے نام درج ذیل ہیں[13]:

الوافی	الکافی	خزانۃ الفقہ	الملتقط	الزاد	المبسوط
الفتاویٰ الغیاثیۃ	الفتاویٰ الحجۃ	فتاویٰ برھانیۃ	فتاویٰ تاتارخانیہ	ہیۃ المصلی	شرح منیہ
کنزالدقائق	ھدایہ	شرح طحاوی	الذخیرہ	شرح ہیۃ المصلی	مجمع الفتاویٰ
جامع المضمرات	البدائع	المغنی	عینی شرح ھدایہ	الخلاصہ	شرح الزیادات
الفرائض الراشدی	الظھیریۃ	المحیط	طحاوی	فتاویٰ قاضی خان	العتابیۃ
شرح وقایہ	التبیین	المحیط البرھانی	السراج الوھاج	الفتح القدیر	النھر الفائق
النقایۃ	شرح المجمع	التجنیس	الفتاویٰ الولوالجیۃ	الفتاویٰ الکبریٰ	فتاویٰ التمرتاشی
مختار الفتویٰ	التنویر	جامع الصغیر	جامع الکبیر	فتاویٰ نسفی	العنایۃ
الاسعاف	المستصفی	شرح ادب القاضی	قدوری	وقایۃ	المصفی
الکفایۃ التھذیب	جامع الجوامع	مختارات النوازل	الحاوی القدسی	کفایہ	الفصول العمادیۃ

تحقیق حکمت عملی

زیر بحث تحقیق بیانیہ (Descriptive) ہے۔ اس میں فتاویٰ عالمگیری کی دور حاضر میں کراچی شہر کے مدارس دینیہ اور ان کے دارالافتاؤں میں استعمال اور ضرورت واہمیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ محقق نے زیر بحث مقالہ کی تحقیق ووضاحت کیلئے بنیادی مصدر سوالنامہ کا استعمال کیا ہے، جبکہ ثانوی مصادر کے لیے کتب اور مستند ویب سائٹس سے مدد لی گئی ہے۔ چونکہ کراچی شہر کے دیوبندی مکتبہ فکر مدارس دینیہ کے علمائے کرام، مفتیان عظام اور زیر تعلیم مفتیان کی مکمل تعداد معلوم نہیں ہے، اس لیے اس تحقیق میں Non-Probability کے تحت مکمل آبادی سے نمونہ بندی کی گئی ہے، چنانچہ اس نمونہ بندی کے زمرے میں آنے والی قسم Convenient Sampling

Sampling کا محقق نے انتخاب کرتے ہوئے 100 علمائے کرام، مفتیان عظام اور زیر تعلیم مفتی کورس کرنے والے علمائے کرام سے معطیات (data) اکھٹا کیا ہے۔ معطیات کے حصول کیلئے ایک close-ended سوالنامہ تیار کیا گیا ہے۔

معطیات کا تجزیہ

مقالہ کے عنوان سے متعلق معطیات حاصل کرنے کیلئے ایک سوالنامہ تحریر کیا گیا جس میں شرکائے تحقیق سے کل بارہ سوالات پوچھے گئے جن کے جوابات کی درجہ بندی Likert scale کے تحت "شدید متفق، متفق، معلوم نہیں، غیر متفق اور شدید غیر متفق" کی شکل میں کی گئی ہے۔ سوالنامہ گوگل فارم میں ڈیزائن کیا گیا اور 100 شرکاء کو بذریعہ لنک فارم ارسال کیا گیا جس میں 78 افراد نے سوالنامہ مکمل کیا اور 22 افراد نے حل نہیں کیا۔ مزید 22 فارم تقسیم کرنے کے بعد 100 شرکاء کے جوابات حاصل کیے گئے۔ اس لحاظ سے اس کا Response Rate 82% ہوا۔ سوالنامہ کے تحت جن افراد سے معطیات وصول ہوئے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سوالات	شدید متفق	متفق	معلوم نہیں	غیر متفق	شدید غیر متفق
1	مدارس دینیہ میں فتاویٰ عالمگیری کے مطالعہ کا اہتمام کیا جاتا ہے	17.6%	70.6%	11.8%	-	-
2	فتاویٰ عالمگیری کو مدارس میں بطور نصاب پڑھایا جاتا ہے	0.8%	29.4%	11.8%	17.6%	40.4%
3	فتاویٰ عالمگیری دیگر کتب فقہ کی بنسبت عام فہم اور مفید ہے	35.3%	52.9%	-	11.8%	-
4	فتویٰ نویسی کے دوران زیادہ تر فتاویٰ عالمگیری سے عبارات نقل کی جاتی ہیں	17.6%	64.7%	-	17.6%	-
5	علماء ومفتیان کرام فتاویٰ عالمگیری کا بالاستیعاب مطالعہ کرتے ہیں	-	17.1%	5.9%	53.5%	23.6%
6	ایک عالم و مفتی کیلئے فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے	68.8%	31.3%	-	-	-
7	فتاویٰ عالمگیری خواص کے علاوہ عوام کے مطالعہ کیلئے بھی مفید اور قابل فہم ہے	5.9%	35.3%	-	31.3%	23.5%
8	دیگر کتب فقہ میں کسی خاص مسئلہ پر رہنمائی نہ ملنے پر مفتیان کرام زیادہ تر فتاویٰ عالمگیری کی طرف مراجعت کرتے ہیں	29.4%	41.2%	-	29.4%	-
9	فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ کرنے سے فقہی استعداد پیدا ہوتی ہے	-	17.6%	78.4%	-	-
10	دوران افتاء فتاویٰ عالمگیری کے استعمال کو مفتیان کرام زیادہ اہمیت دیتے ہیں	23.5%	70.6%	-	5.9%	-
11	فتاویٰ عالمگیری جدید مسائل کی طرف مکمل رہنمائی کرتی ہے	23.5%	41.2%	5.9%	29.4%	-
12	فتاویٰ عالمگیری میں مسائل دور حاضر کی ضرورت کے مطابق ہیں	18.2%	40.4%	29.4%	11.8%	

نتائج بحث:

معطیات کا تجزیہ فیصدی نظام میں کر لینے کے بعد درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

- کراچی کے دینی مدارس میں فتاویٰ عالمگیریہ کے مطالعہ کا اہتمام کیا جاتا ہے
- فتاویٰ عالمگیریہ دینی مدارس میں بطور نصاب کسی بھی درجہ یا تخصص میں درساً نہیں پڑھائی جاتی ہے
- فتاویٰ عالمگیری دیگر کتب فقہ کی بنسبت عام فہم اور مفید ہے
- مفتیانِ کرام فتویٰ نویسی کے دوران جدید مسائل اور دیگر قدیم مسائل میں زیادہ تر فتاویٰ عالمگیری سے عبارات نقل کرتے ہیں
- علماء و مفتیان کرام فتاویٰ عالمگیری کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کرتے ہیں
- عالم اور بالخصوص مفتی کیلئے فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے
- فتاویٰ عالمگیری خواص کے علاوہ عوام کے مطالعہ کیلئے مفید اور قابل فہم نہیں ہے
- دیگر کتب فقہ میں کسی خاص مسئلہ پر رہنمائی نہ ملنے پر مفتیان کرام زیادہ تر فتاویٰ عالمگیری کی طرف مراجعت کرتے ہیں
- فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ کرنے سے فقہی استعداد پیدا ہونا غیر یقینی ہے۔
- دوران افتاء فتاویٰ عالمگیری کے استعمال کو مفتیان کرام زیادہ اہمیت دیتے ہیں
- فتاویٰ عالمگیری جدید مسائل کی طرف مکمل رہنمائی کرتی ہے
- فتاویٰ عالمگیری میں مسائل دور حاضر کی ضرورت کے مطابق ہیں

سفارشات و تجاویز:

حاصل شدہ نتائج کی روشنی میں فتاویٰ عالمگیری سے متعلق چند سفارشات و تجاویز درج ذیل ہیں:

- فتاویٰ عالمگیریہ کو تخصص فی الفقہ میں بطور نصاب شامل کیا جانا چاہیے، تاکہ مفتیان اس کا گہرائی سے مطالعہ کر کے مسائل اخذ کر سکیں
- مفتیانِ کرام اور طلبہ کو فتاویٰ عالمگیریہ کا انداز تالیف اور اسلوب کے بارے میں آگہی دی جانی چاہیے
- مفتیانِ کرام کو فتاویٰ شامی کی طرح فتاویٰ عالمگیریہ سے عبارات اخذ کرنے اور تخریج کے طریقوں سے متعلق معلومات فراہم کی جائیں
- فتاویٰ عالمگیریہ کا حوالہ نقل کرتے وقت دیگر مستند کتبِ فقہ بالخصوص فتاویٰ شامی میں متعلقہ مسئلہ دیکھا جائے
- دور حاضر کے مسائل کے حوالے سے فتاویٰ عالمگیریہ میں نشاندہی کی جائے اور انہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام سے روشناس کرایا جانا چاہیے

خلاصۂ بحث:

فتاویٰ عالمگیریہ فقہی مسائل پر عام فہم انداز میں لکھی جانے والی مستند و معتمد کتاب ہے، جس میں فقہ حنفی کے قدیم

وجدید مسائل کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہندوستان میں علم فقہ کی یہ پہلی مفصل و مبسوط کتاب ہے جسے بادشاہ وقت اورنگزیب عالمگیر کے حکم پر علماء کی ایک بڑی جماعت نے تالیف کیا ہے۔اس کے مرتبین کی تعداد یقینی طور پر معلوم نہیں ہے،البتہ بعض کتب کی طرف مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تعداد 28 اور بعض نے 31 ذکر کی ہے۔اس کتاب کا نام "فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ ہندیہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اس کتاب کی ترتیب و تنظیم سابقہ کتب فقہ کے طرز پر رکھی گئی ہے۔اس کتاب میں "فتاویٰ خانیہ المعروف فتاویٰ قاضی خان" کا حاشیہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔اس کتاب کے کئی زبانوں بالخصوص فارسی اور اردو میں تراجم ہوئے ہیں اور اس کے مختلف نسخہ جات بھی چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔مختلف نسخہ جات کی طباعت کے لحاظ سے اس کی کئی جلدیں بنتی ہیں۔اس کتاب میں تقریباً 60 مستند کتب فقہ کے مسائل موجود ہیں۔اس میں فقط حصہ عبادات ہی کو اہمیت نہیں دی گئی،اس کا حصہ معاملات بھی متعدد ضروری تفصیلات اور جزئیات پر مشتمل ہے اور اہم مسائل پر محیط ہے۔ہر مسئلے کے ماخذ کا حوالہ دیا گیا ہے اور اگر اصل کتاب سامنے نہیں ہے اور مسئلہ دوسری کتاب سے نقل کیا گیا ہے تو "ناقلاً عن فلان" کا لفظ لکھ کر اصل ماخذ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔اس کتاب کو دینی مدارس میں بطور نصاب نہیں پڑھاجاتا ہے ،البتہ مفتیانِ کرام فقہی مسائل کے لیے اس کی طرف مراجعت کرتے ہیں، نیز یہ کتاب دور حاضر کے مسائل کی طرف نشاندہی بھی کرتی ہے اور کسی حد تک فقہی ذوق قاری میں پیدا کرتی ہے۔اس کتاب کا مطالعہ کر کے فقہ حنفی کے جملہ مسائل کا احاطہ کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1. شیخ نظام وجماعة من علماء ہند، فتاویٰ ہندیہ المعروف بالفتاویٰ العالمکیریہ، ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت ،لبنان، اشاعت اول، سال اشاعت: 2000ء، جلد اول، ص1
2. محمد نعمان، کتبِ فقہ،اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف، ناشر: المتین، ص267
3. عبدالحئ ندوی، اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں، اردو مترجم: ابوالعرفان ندوی، ناشر: دارالمصنّفین شبلی اکیڈمی، علی گڑھ ،سال اشاعت: 2009ء، ص182
4. محمد اسحاق، بھٹی،برصغیر میں علم فقہ ، طباعت: میٹروپرنٹرز، لاہور، اہتمام: بیت الحکمت،لاہور،سال اشاعت: 2009ء، ص279 تا282
5. محمد نعمان، کتبِ فقہ،اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف، محولہ بالا، ص266
6. محمد اسحاق، بھٹی،برصغیر میں علم فقہ، محولہ بالا، ص284
7. محمد نعمان، کتبِ فقہ،اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف، محولہ بالا، ص268
8. محمد اسحاق، بھٹی،برصغیر میں علم فقہ، محولہ بالا، ص276/275
9. ایضاً، ص382
10. معارف، تحریر: مولوی حافظ مجیب اللہ، فتاویٰ عالمگیری اور اس کے چند اور مؤلفین، بابت ماہ نومبر 1947، ناشر: دارالمصنّفین شبلی اکیڈمی اعظم، گڑھ، جلد6، عدد5، ص343
11. محمد اسحاق، بھٹی،برصغیر میں علم فقہ، محولہ بالا، ص360
12. ایضاً، ص279/278
13. ایضاً، ص276